سرزمین ایران

صوبہ خراسان

سولھویں قسط

حرم مقدس حضرت امام رضا علیہ السلام

قصبہ بیرجند : یہ قصبہ رقبے میں ٦٨١٧٧ / مربع کلو میٹر ہے اور صوبے کا وہ وسیع ترین قصبہ ہے جو اس کے انتہائی جنوب میں واقع ہے ۔ چونکہ اس جگہ تانبے ، چاندی ، سونے ، بے سوخت ریشے (ASBESTOS) ، کھریا ، چونے اور پتھر کے کوئلے جیسی معدنیات بکثرت موجود ہیں اس لئے اس قصبے سے ١١ / کلومیٹر کے فاصلے پر حال ہی میں ایک صنعتی شہر آباد ہوگیا ہے ۔ چنانچہ وہاں

rekhta

مرقد امام رضا در مشہد

تقریباً ایسے ایکسو تیس مختلف شعبے قائم ہو گئے ہیں جن میں یہاں کی معدنیات کو بروئے کار لاتے ہوئے سامان خوراک و بافندگی ، کیمیائی مواد اور دھاتوں سے ہر قسم کا مال تیار کیا جاتا ہے ۔

قصبہ تربت حیدریہ: ۔ یہ قصبہ تربت جام ، نیشاپور ، کاشمر اور گناباد جیسی قصبات کے درمیان واقع ہے ۔ چونکہ حضرت مولانا قطب الدین حیدر کا مزار اس شہر میں ہے اس لئے یہ مقام موصوف کے نام سے منسوب ہے ۔

اس قصبے کو کاشتکاری ، مویشیوں کی پرورش ، مختلف معدنیات اور دیہی صنعت کے باعث خاص اہمیت و شہرت حاصل ہے ۔

سبزوار : ۔ یہ قصبہ کسی زمانے میں بڑا ہی پر رونق وآباد-بیہق- کے نام سے مشہور تھا۔ جو تیرھویں صدی عیسوی میں منگولوں کے پے در پے حملات اور ان کی فتنہ سامانی کے بعد مسلسل خانہ جنگی کے باعث ایسا تباہ ہوا کہ پہلی سی شان باقی نہ رہی ۔ لیکن شاہان صفوی کے عہد سے یہ پھر آباد ہونے لگا۔ چونکہ یہ مشہد اور تہران کے درمیان واقع ہے اس لئے اس کی آبادی میں اب

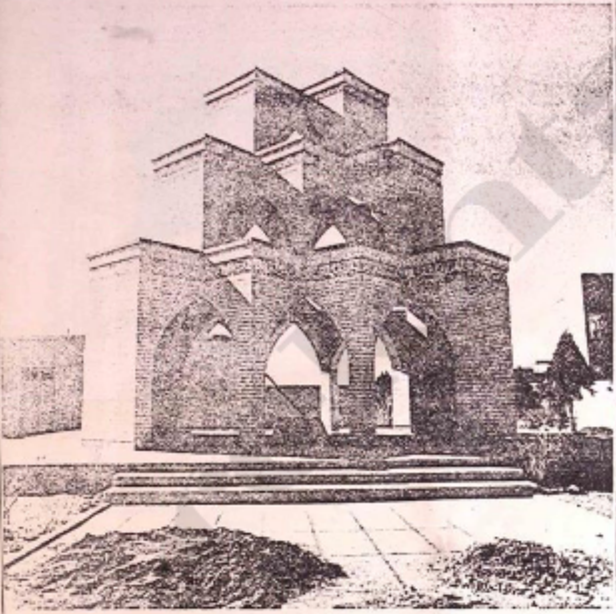

آرامگاہ ملامحسن فیض کاشانی

اور اضافہ ہو رہا ہے ۔

سبزوار کے تاریخی مقامات :۔

یہاں کے تاریخی مقامات میں مندرجہ ذیل عمارات قابل ذکر ہیں :

١ ۔ مسجد جامع سبزوار — یہ ساتویں صدی ہجری کی یادگار عمارت ہے ۔

٢ ۔ مسجد پامنار — یہ مسجد اس عہد میں تعمیر کی گئی جب کہ سربداران (٧٣٢ ھ ۔ ٧٨٣ ھ) گروہ کے افراد سبزوار اور اس کے نواح میں حکم فرما تھے ۔

٣ ۔ منار خسرو گرد :۔ یہ منار اس دور کی واحد یادگار ہے جب کہ سبزوار کا نام بیہق تھا۔

٤ ۔ منارۂ مسجد پامنار :۔ یہ منارہ مذکورہ مسجد کا ہی حصّہ ہے ۔

٥ ۔ حاج ملا ہادی سبزواری کا مقبرہ : یہ بزرگ قاجاری دور کے جیّد عالم تھے ۔ اس کے علاوہ سبزوار کے جنوب میں امام زادہ شعیب بن موسیٰ بن جعفر کی درگاہ بھی اس قصبے کی مشہور عمارت اور مرجع خلائق ہے ۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ سلجوقی خاندان کا وزیر خواجہ نظام الملک طوسی اسی قصبے کے قریہ قزل آباد میں پیدا ہوا تھا۔ ابوالفضل بیہقی ، ملاحسین کاشفی اور عطاملک جوینی جیسے مشہور مورّخ ، شاعر اور سیاستداں اس خطۂ سبزوار سے متعلق و منسوب رہے ہیں ۔

قصبہ نیشا پور :۔ یہ قصبہ اس شاہراہ پر واقع ہے جو تہران کو مشہد سے متصل کرتی ہے ۔ یہ تہران سے ٦٧٨ کلومیٹر اور مشہد سے ١٢٧ کلومیٹر دور ہے ۔ نیشاپور کا شمار ایران کے قدیم قصبات میں ہوتا ہے ۔ ایک زمانے تک یہ صوبہ خراسان کا دارالحکومت رہا ہے ۔ یہ قصبہ ٨ ٥٤ ھ میں منگولوں کے ہاتھوں قتل عام کے باعث ایسا تباہ و برباد ہوا کہ آج تک اپنی عظمت پارینہ کو نہیں پہنچ سکا ہے ۔ منگولوں کی خوں ریزی اور تباہی و بربادی کے بعد یہ قصبہ دوسری مرتبہ ٦٢٩ ھ میں شدید زلزلہ آنے کی وجہ سے تباہی و بربادی سے دو چار ہوا۔ اگرچہ یہ قصبہ اب آہستہ آہستہ شہر میں تبدیل ہوتا جارہا ہے مگر ابھی تک وہ شہرت حاصل نہیں کر سکا ہے جو اسے عہد قدیم میں حاصل تھی ۔

(باقی ص ٢١ پر)